

مناقب مرشد اور مدنی ماحول کی منظوم توصیف

عطار کا دامن

عبد الکریم قادری بہنیم عطاری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَ وَاصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

تاریخ: ۳ زیقعد ۱۴۲۵ھ

حوالہ: ۹۴

﴿ تصدیق نامہ ﴾

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

تصدیق کی جاتی ہے کہ کلام

عطار کا دامن

(مطبوعہ بھلیم پبلشرز کراچی) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔

مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے۔
البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس

تفتیش کتب و رسائل

16 - 12 - 2004

دو شعر

عطار کے ہر عطر کی خوشبو ہے محبت خوشبو یہ عطا جس کو ہو وہ پائیگا جنت
عطار کی گر چشمِ کرم کا ہوا شاہ بھیگا رہے اشکوں سے گنہگار کا دامن

نچچہ فکر حضرت سپہ رفیق عزیزی مدظلہ العالی

مصنف کے بارے میں

نام	عبدالکریم بھلیم عطاری
ولدیت	حاجی محمد بخش بھلیم رحمۃ اللہ علیہ
شیخ طریقت	حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی
اساتذہ کرام	حضرت ادیب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید رفیق عزیزی مدظلہ العالی
قلمی نام	بھلیم
تاریخ پیدائش	14 فروری 1977ء
جائے پیدائش	ٹھری میرواہ، ضلع خیر پور میرس (سندھ)
تعلیم	ایم اے (انگلش)
زبانیں	سندھی، اردو، انگریزی
تصانیف	آغوشِ رحمت (والدہ) 2004ء ماں (انتخاب) 2004ء عطار کا دامن 2005ء سندھی تفسیریں بر سلام رضا 2005ء ثنائے رضا 2005ء

چہست دامن عطار

حضرت سید رفیق عزیزی مدظلہ العالی مَحَبَّت کی زبان، محبت کا دماغ، محبت کا دل، محبت کی آنکھ، محبت کی نظر، محبت کی فکر، محبت کا خیال، قطعی مختلف ہے، عام زبان سے، عام دماغ سے، عام دل سے، عام آنکھ سے، عام نظر سے، عام فکر سے، عام خیال سے شعراء غزلیں کہتے ہیں، رباعیاں اور قطعے کہتے ہیں، مثنوی لکھتے ہیں، سوز لکھتے ہیں، مرثیے لکھتے ہیں، نعتیں بھی لکھتے ہیں۔ لیکن شعراء گرامی میں کم از کم تُوے فی صد تعداد اُن شعرا کی ہوتی ہے، جو اپنی جولانی فکر، پرواز خیال اور اپنے زور بیان سے وہ سارے کمالات شعری دکھاتے ہیں جن کا تعلق اُن کے باطن سے نہیں ہوتا، وہ جو کہتے ہیں اُس کی سرحدیں اُن کے باطن تک گئی ہوئی نہیں ہوتیں۔ وہ خوب سے خوب تر کہتے چلے جاتے ہیں، لیکن یہ خوبی کلام ان کے اعمال ظاہری میں کہیں نظر نہیں آتی۔ وہ اپنی نام وری اور اپنی انا کی تسکین اور اپنی نمائش کے شوق میں وہ سب کچھ کہے چلے جاتے ہیں، جس کا تال میل ان کے باطن تو کجا، اُن کے ظاہر سے بھی نہیں ہوتا۔

دراصل اللہ کریم نے شعرا کے لئے غَاوُون کا ارشاد، اسی قوم شعرا کے لئے فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں کیوں ہو جو کرتے نہیں۔

اس وقت دیگر اضافہ سخن کے حوالے سے شاعر حضرات کے متعلق گفتگو کا موقع نہیں ہے۔ صرف مناقب (اور جزا نعت) تک بات کرنے کا وقت ہے۔ مناقب کے علاوہ کسی دینی تحریک کے جُودی تعارف تک بات محدود رکھنی ہے۔

اشیاخ طریقت اور علماء حق یعنی ارباب شریعتِ مطہرہ تک بات محدود رہے گی۔ اس لئے کہ ”عطار کا دامن“ میں عبدالکریم بھلیم کے اس کلام کا مقصود و منشا اس عہد کے اُن انقلابی شیخ طریقت کا تعارف اور ان کے مناقب کا بیان ہے جو الحمد للہ اپنے ظاہر و باطن کی یکسانی اور قول و فعل کی کامل ہم آہنگی ہے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ بھلیم ایک جوان رعنا، توانا و تندرست اور آسودہ حالی کی نعمت سے بھی سرفراز ہیں۔ وہ سن و سال کی اس منزل میں ہیں جہاں لذائذِ نفس کے وہ سارے طوفان موجود ہوتے ہیں، وہ آدمی کی جوانی کو دیوانی بنادینے کی گھات میں پھرے رہتے ہیں۔

میں اس مقدس ماں کی کوکھ کو سلام پیش کرتا ہوں جس نے اس عالم ظاہر کو ایسا سعید ازلی فرزند دیا ہے، جو عشقِ الہی سے سرشار، اپنے شیخ طریقت حضرت مولانا محمد الیاس عطار رَضَوِی قادری کے اُن فریفتہ، اور جاں نثار مریدین میں ہیں جن میں مُرید سے مُراد بننے کی صلاحیت مَن جَانِب اللہ تعالیٰ کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

عبدالکریم بھلیم علوم متداولہ سے بھی آراستہ ہیں، محبت اور اخلاص، انکسار اور محبت کے والہانہ پن نے انہیں شعر گوئی کی خوبصورتی کے ساتھ، دلوں میں گھر کر لینے والی صلاحیتِ تقریر سے بھی سجا بنا رکھا ہے۔ اپنے آقا و مولا شیخ طریقت کے اتباعِ کامل کی

صلاحیت اللہ کریم نے اپنے خزانہ غیب سے انہیں وافر عطا فرما رکھی ہے اور ان کی شاعری کا ظاہر و باطن واحد ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ عبدالکریم بھلیم کی شاعری اس حُسن کی تصویر بھی ہے، جو ان کی وحدت فکر و عمل اور ان کے قول و فعل کی اکائی بنی ہوئی ہے۔ میری دُعا ہے وہ اپنے مُرشد کے سایہ لطف و کرم میں، ہر نظرِ بد سے محفوظ اور جماعتِ اہلسنت کے حُسنِ باطن و ظاہر میں رنگے رہیں۔ آمین

”عطار کا دامن“ کے اس جیبی تحفے میں جو کلام ہے وہ صرف اپنے روحانی رہنما کے مناقب ہی نہیں، بلکہ اس کے بین السطور ایک سچی تعلیم بھی جاری نظر آتی ہے اور یہی شعری کمال اصول و قواعد شاعری کمال اصول و قواعد شاعری کی میزان دُست رکھنے کی حُدود میں بھی پایا جاتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ عامۃ المسلمین و مومنین اس کتابچے سے استفادہ کر کے سچا راستہ پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ)

فقیر سید رفیق عزیز عفی عنہ

(پنجشنبہ) 26 شوال المکرم 1425ھ

9 دسمبر 2004 شمسی

تاثرات

حضرت علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی راقم الحروف نے زیر نظر کتاب ”عطار کا دامن“ بالاستیعاب پڑھی۔ بحمد اللہ تعالیٰ عزیزم جناب عبدالکریم بھلیم صاحب نے نہایت عمدہ انداز میں اپنے پیر و مُرشد اور علمائے اہلسنت کی مدح لکھی ہے۔ اس سے پہلے بھی جناب بھلیم نے ”ماں“ کے عنوان پر شاعری کی دُنیا میں ایک عظیم و ضخیم کتاب تصنیف کی ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مہشور زمانہ سلام ”مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ پر پہلی سندھی تفسیر لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مزید یہ کہ اہل سنت کے مقتدر علماء کی شان میں متعدد قصیدے تحریر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں جہاں کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

محمد قاسم قادری

(عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہل سنت، شیخِ طریقت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی)

طفیلِ شہِ کربلا میرے مرشد
 ہو مقبول میری دُعا میرے مرشد
 ہو لبِ پر بوقتِ قضا میرے مرشد
 مجھے سب نے ٹھکرا دیا میری مرشد
 تڑپتے ہوئے جب کہا ”میرے مرشد“
 رہے دُور ہر اک و با میرے مرشد
 خزاں اس میں ڈیرے لگائے ہوئے ہے
 مہکتا ہے مثلِ گلابِ مدینہ
 یہ ہیں آسمانِ ولایت کے تارے
 ملے سبز گنبد کی رنگت کا صدقہ
 لکھوں منقبت آپ کی خونِ دل سے
 شریعت، طریقت کا عرفان دے کر
 میں ہو جاؤں ”ہو“ کے سُمندر میں غاٹاں
 رہوں منزلِ بُعد میں اور کب تک
 ولایت کا سہرا جو پہنے ہوئے ہیں
 مجھے آپ نے جس کا رہرو بنایا
 مجھے سوزِ قلب و جگر بھی عطا ہو
 دھنسا ہوں گناہوں کے دلدل میں ہائے
 چمک آپ سے پائی مُشتاق نے بھی
 ملے دم میں دامِ اَلَم سے رہائی
 گنہ دل کی تختی کے دھل جائیں سارے

مئے راہ کی ہر بلا میرے مرشد
 ہو پورا ہر اک مدعا میرے مرشد
 فقط آپ ہے کی ثناء میرے مرشد
 ہے صُرف آپ کا آسرا میرے مرشد
 بنے خود مرا حوصلہ میرے مرشد
 ہیں صرف آپ دارِ اشفاء میرے مرشد
 گلستانِ جاں ہو ہر ا میرے مرشد
 جو پاس آپ کے آگیا میرے مرشد
 چمکتے رہیں گے سدا میرے مرشد
 سجے سرِ عمامہ سدا میرے مرشد
 ہو مقبول میرا لکھا میرے مرشد
 حقیقت میں لیجئے مچھا میرے مرشد
 ہو اک جامِ ایسا عطا میرے مرشد
 ہو اب قرب کا باب دا میرے مرشد
 ہیں محبوبِ غوثِ الوریٰ میرے مرشد
 بھلا دوں نہ وہ راستا میرے مرشد
 ملے کاش دردِ رضا میرے مرشد
 مجھے ہاتھ اپنا تھا میرے مرشد
 مرا قلب بھی جگمگا میرے مرشد
 نگاہِ کرم ہو ذرا میرے مرشد
 وہ آنسو ہوں مجھ کو عطا میرے مرشد

جو طیبہ میں اور مجھ میں دُوری ہے اب تو گناہوں کی کثرت سے دَم گھٹ رہا ہے چلا آپ نے دی ہے لاکھوں دلوں کو ولی ہی نہیں آپ تو ہیں ولی گر گلابوں سے بھر جائے گا میرا دامن جہنم کی آتش کو جو سرد کر دے ملی عشق و اُلفت کی اعلیٰ سعادت یہ صُرف آپ کی زُلفِ عنبر فشاں ہے مُرادِ دل عاصیاں پوری کیجئے جسے سُن کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے بلائیں لکھوں نعتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم تو رکنے نہ پائے اُجالا جو پھیلا ہوا ہے جہاں میں ہے صرف آپ کے فیض کا یہ کرشمہ میں تُرباں اس اُسوۂ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے سایہ فُلن آپ پر فَضْلِ رَبِّی انہیں سب مسلمان کیونکر نہ چاہیں گنہگار ہوں مُستحقِ کرم ہوں نکمّا سہی، پھر بھی ہوں آپ ہی کا ہو مٹی کا ڈھیلا تو بن جائے پارس لاتے ہیں انوار کے جو خزانے طلبگار ہوں صرف چشمِ کرم کا تعفن گناہوں کا تھا جن کے دل میں جو تھے ظلمتوں کی کٹھن وادیوں میں

مٹا دیجئے یہ فاصلہ میرے مرشد بچالیں پئے مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد مرا دل بھی پائے چلا میرے مرشد مجھے بھی عطا ہو وِلا میرے مرشد یہ کیسے کہوں مسکرا میرے مرشد لگن اپنی ایسی لگا میرے مرشد ہے رُتبہ بڑا آپ کا میرے مرشد ہر اک گل ہے جس سے بسا میرے مرشد عطا ہو غم مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد کہوں نعت ایسی بھی یا میرے مرشد قلم ایسا کیجئے عطا میرے مرشد ہیں جو خورشیدِ غوث الوریٰ میرے مرشد کیا گلشنِ دیں ہر میرے مرشد عدو کو بھی دی ہے دُعا میرے مرشد مددگار ہیں مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد کہ ہیں عاشقِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد ہوں عطاریت پر فدا میرے مرشد کبھی ہوں نہ مجھ سے خُفا میرے مرشد لگے ہاتھ گر آپ کا میرے مرشد ہیں فیضانِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد بنادیں رُے کو بھلا میرے مرشد انہیں بھی تو مہکا دیا میرے مرشد انہیں بھی تو چمکا دیا میرے مرشد

مرا حق نہیں اپنی ہستی پہ کوئی
 ہے طوفان کی زد میں میرا سفینہ
 قلم آپ نے ہی پکڑنا سکھایا
 اگر رہنما آپ میرے نہ ہوتے
 شعور عقیدہ کا انمول تحفہ
 کہیں ”لَا تَخَفْ يَا مُرِيدِي“ مجھے بھی
 ہے ارمان دل کا، قدم پہ تمہارے
 تہی ہو، تہی ہو، تہی ہو، تہی ہو
 ہر اک لب کی زینت ہے ذکر آپ ہی کا
 یہ فیضانِ ذکرِ مدینہ ہے سارا
 محسنِ اہل سنت کا مہکا دیا ہے
 منور رہے قلب کا آگینہ
 زباں پر ہوں نعماتِ صَلَّیْ عَلَیْہِ
 میں کھویا رہوں یا دِ خیرِ البشرِ صَلَّیْ اللہ علیہ وسلم میں
 ملی ہے آج مجھے لوگوں میں عزت
 گلستانِ دل جو مہکنے لگا ہے
 میں پھر دیکھوں طیبہ نگر کی بہاریں
 شفاعت کو پانے مدینے میں جاؤں
 یقین ہے کہ محشر میں گرنے نہ دے گا
 قدم ایک دل پر ہو دوجا چکر پر
 جو مقبول ہے بارگاہِ خدا میں
 جو مَبْعِ سَمَوَات کو چیر ڈالے
 گناہوں نے ایماں پہ حملہ کیا ہے

میں بردہ ہوں صرف آپ کا میرے مرشد
 کنارے پہ بیڑا لگا میرے مرشد
 ادب آپ ہی نے دیا میرے مرشد
 رہ حق نہ پہچانتا میرے مرشد
 اسی در سے مجھ کو ملا میرے مرشد
 بچے قولِ غوثِ الوریٰ میرے مرشد
 کروں جاں اپنی فدا میرے مرشد
 جنہیں عشقِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم ملا میرے مرشد
 ہے ذکر آپ کا جا بجا میرے مرشد
 ہوا آپ کا شہرہ یا میرے مرشد
 ہیں خوشبوئے باغِ رضا میرے مرشد
 ہے ارمانِ دل یہ مرا میرے مرشد
 رہے دل میں یادِ خدا میرے مرشد
 وظیفہ ہوں نعتیں سدا میرے مرشد
 کرم خاص ہے آپ کا میرے مرشد
 یہ صدقہ ہے صرف آپ کا میرے مرشد
 سب کوئی ایسا بنا میرے مرشد
 کہیں ”جَلَّ مَدِیْنِہ“ ذرا میرے مرشد
 سہارا مجھے آپ کا میرے مرشد
 یوں رکھنا سدا زیرِ پا میرے مرشد
 وہی آپ کی ہے دُعا میرے مرشد
 وہی آپ کی ہے صدا میرے مرشد
 بچا لیجئے مجھ کو یا میرے مرشد

جو اک وار میں نفس کو زیر کر دے
 قوی اس قدر کیجئے حافظے کو
 بسیں میرے ماں باپ خلدِ بریں میں
 ثخوع و ثخوع سے میں ساری نمازیں
 ترے سال بھر روزہ رکھنے صدقے
 سبھی بہنیں کرتی رہیں کاش! پردہ
 طفیلِ شہیدانِ عشق و محبت
 رہے دُور بے جا ہنسی کی نحوست
 حیا کا نظر کو ملے کاش سُرْمہ
 مَلوں آنکھ سے ناخن پا تمہارا
 کروں پیروی سنتوں کی ہمیشہ
 سفرِ قافلوں کا رہے میرا پیہم
 بیکی اوڑھنا اور نکھونا ہو میرا
 میں جب عالمِ نزع میں گھر چکا ہوں
 ذرا دستِ اقدس مرے سر پہ رکھئے
 رکھو ہاتھ سینے پہ آجاؤ پیارے
 چلے آؤ بدکار کو غسل دینے
 اُتر کر مری قبرِ تاریک میں اب
 دُعا ہے گنہگار کی یا الہی!
 مرے جب یہ بھلیم عطاری مولیٰ

وہ شمشیر کیجئے عطا میرے مرشد
 کروں یادِ قرآن یا میرے مرشد
 کریں ان کے حق میں دُعا میرے مرشد
 کروں باجماعت ادا میرے مرشد
 نہ ہو کوئی روزہ قضا میرے مرشد
 ملے شرم والی ردا میرے مرشد
 محبت سے کر آشنا میرے مرشد
 غمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رُلا میرے مرشد
 بنادے مجھے باحیاء میرے مرشد
 نظر تاکہ پائے حیا میرے مرشد
 ملے نسبتِ اولیاء میرے مرشد
 غم دیں ہو مجھ کو عطا میرے مرشد
 رہے وردِ لب "قافلہ" میرے مرشد
 مجھے یادِ کلمہ دلا میرے مرشد
 ہے بیمار کی التجاء میرے مرشد
 چھٹیں نبھیں، دَم ہے چلا میرے مرشد
 پئے حاجی مُشتاق یا میرے مرشد
 بنادو اسے پُر ضیاء میرے مرشد
 رہیں مجھ سے راضی سدا میرے مرشد
 لبوں پر ہو اس کے صدا "میرے مرشد"

دامن عطار

اللہ نے بخشا مجھے عطار کا دامن
 آیا ہے میرے ہاتھوں میں عطار کا دامن
 ہوں قادری عطاری نہ پوچھو میری نسبت
 محشر کی تمازت سے بچائے گا یقیناً
 عطار نے قرآن کا پیغام دیا ہے
 جو قبر سے تا حشر ہرے ہاتھ میں ہوگا
 تھامے ہوئے دامن کو گزر جاؤں گا پلن سے
 عطار بچا لیجئے محشر میں خدا را
 مشتاق کے صدقے میں عطا کیجئے نکلرا
 بہلیم کی لاج آپ کے ہاتھوں میں ہے مرشد

صد شکر ملا صاحب انوار کا دامن
 عطار کے ہاتھوں میں ہے سرکار علیہ السلام کا دامن
 تھامے ہوئے ہوں حیدر کزرا کا دامن
 یا غوث ترے دلبر و دلدار کا دامن
 مضبوط پکڑ لو شبہ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن
 عطار کا دامن ہے یہ عطار کا دامن
 ایسا ہے میرے پیارے طرفدار کا دامن
 ہاتھوں سے نہ چھوٹے کہیں سرکار علیہ السلام کا دامن
 اُمید لئے پھیلا ہے بدکار کا دامن
 آلودہ عصیاں ہے گنہگار کا دامن

تعارف دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی وہ اخلاص کی تعمیق ۱ ہے
دعوتِ اسلامی کا ثانی نہیں، کوئی نہیں
رحمتوں اور بَرَکتوں کے ثور سے معمور ہے
سُنّتِ خیرِ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بھی انکاری ہوا
اے مرے بھائی ترے سب کام بنتے جائیں گے
ماں کو اولاد کو گھر بار کو اور جان کو
میں ہوں رھکِ قدسیاں خادم ہوں اس محبوب کا
نورِ عطاری عطا بہلیم رَضویٰ کو بھی ہو

جس پہ مہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالیقین تصدیق ہے
رائے یہ میری نہیں ہے باخدا تحقیق ہے
اہلِ ایمان و محبت کی بھی یہ توثیق ۲ ہے
وہ کلامُ اللہ کی رُو سے کھلا زندیق ہے
قافلوں کا بن مسافر گر تجھے توفیق ہے
نام پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے واروں، سُنّتِ صدیق ہے
جس کے صدقے سب جہانوں کی ہوئی تخلیق ہے
آپ کے در پر جو یہ محتاجِ یک تصدیق ہے

عطاری مہک

فیضانِ عطار ہے جاری	بڑھتے جائیں گے عطاری
جائیں طیبہ باری باری	میرے مولیٰ سب عطاری
ہم عطار کے ہیں عطاری	جانے ہم کو دُنیا ساری
عطاری کیونکر ہو ناری	دستِ غوثِ رضی اللہ عنہ میں لاج ہماری
ہو جاؤ گے باغِ بہاری	فوزِ ابنِ جاؤ عطاری
مُرشد پر میں جاؤں واری	جس نے مری تقدیر سنواری
عطاری کی ذمہ داری	دینِ حق کی خدمتگاری
ہوگا وہ صیدِ تہاری	جو ہے سُنّت کا انکاری
پا لیتا ہے ہر عطاری	عشقِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشاری
کہہ دے بولیم عطاری	”ایک عطاری سب پہ بھاری“

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نجرِ رضا کی دھار احمد یار خاں
 ہیں غلامِ سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں
 رحمتِ رحمن کے آثار احمد یار خاں
 سنتوں کے آپ ہیں سالار احمد یار خاں
 ہے ادب کا آپ سے پرچار احمد یار خاں
 چشمِ گستاخِ نبی میں خار احمد یار خاں
 بیکسوں کے مونس و غمخوار احمد یار خاں
 ناؤ اپنی بیچ ہے منجھدار احمد یار خاں
 ہیں رضا آ کے جام سے سرشار احمد یار خاں
 ہیں محبت کا عجب اظہار احمد یار خاں
 آپ کا پاکیزہ ہے کردار احمد یار خاں
 ہے یہ زورِ حیدرِ کزار احمد یار خاں
 جو ہو رشکِ خلد، وہ گلزار احمد یار خاں
 مَر کے وہ مٹی ہوا غدار احمد یار خاں
 آپ کی جب سن چکے گفتار احمد یار خاں
 سنتوں کا کردو بیڑا پار احمد یار خاں
 لمحہ اک بھی گزرے نہ بیکار احمد یار خاں
 عام ہے اب سنتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں
 جس کو پورا کر چکے عطار احمد یار خاں
 توڑ دوں نفس کی زُتار احمد یار خاں
 ہو مرادل عاشقِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں
 داتا و خواجہ، رضا، سردار، احمد یار خاں
 ہوں سگتِ عطار میں سرکار احمد یار خاں
 آپ کے شایانِ شاں اشعار احمد یار خاں

نجدیت سے برسرِ پیکار احمد یار خاں
 اہلسنت کے بڑے سردار احمد یار خاں
 ہیں یقیناً واقفِ اسرار احمد یار خاں
 آپ سے کرتے رہیں گے پیار احمد یار خاں
 آپ کو گستاخیوں سے عار احمد یار خاں
 ظالموں کے واسطے تلوار احمد یار خاں
 بالیقین ہیں مرکزِ انوار احمد یار خاں
 ہو چکی حالت ہماری زار احمد یار خاں
 پیکرِ غیرت بڑے خوددار احمد یار خاں
 علم و عرفاں کا ہیں لالہ زار احمد یار خاں
 ہیں مظہرِ آپ کے افکار احمد یار خاں
 ”جاء الحق“ کا تیر ہر منکر کے دل سے پار ہے
 اعلیٰ حضرت کے خلیفہ کے ہیں شاگردِ عظیم
 جس نے کی پنچہ لڑانے کی جسارت آپ سے
 اہلِ مکہ و مدینہ آپ کے شیدا ہوئے
 ایک ہو کر نیک ہو کر سارے ہی سنی رہیں
 سنتوں کو عام کرنے میں رہیں مصروف ہم
 دعوتِ اسلامی بے شک آپ ہی کا فیض ہے
 دعوتِ اسلامی حضرت! مدد عا تھا آپ کا
 اعلیٰ حضرت کے وسیلے سے دُعا ہے رات دن
 مصطفیٰ کے عشق سے اب زندگی بخشو اسے
 ہوں بشیضِ پنجتن ان پانچ کا ادنیٰ غلام
 معذرت کے ساتھ پیش خدمتِ عالی ہوا
 کیونکہ لکھ سکتا نہیں **بہائمِ رضوی** قادری

امتحانِ قافلہ

مُرادوں سے دامن کو ہم بھر رہے ہیں
وہ سب دل میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کر رہے ہیں
وہی باقی لوگوں سے بہتر رہے ہیں
جو راضی خُدا کی رضا پر رہے ہیں
اُن آنکھوں میں طیبہ کے منظر رہے ہیں
وہی محو نیکی سراسر رہے ہیں
ان آنکھوں میں سنے بھی سندر رہے ہیں
اسی راستے پر قلندر رہے ہیں
دل و جان و چشم و نظر کر رہے ہیں
اسی راستے پر پیہر رہے ہیں
شیاطین ہمیں دیکھ کر ڈر رہے ہیں
سروں کو درِ یار پہ دھر رہے ہیں
مدینے کی یادوں میں جو مر رہے ہیں
جو مصروفِ نعتِ پیہر صلی اللہ علیہ وسلم رہے ہیں
جو سنت سے ان کی سُر کر رہے ہیں
وہی تو بھنور سے اُبھر کر رہے ہیں
جو راہوں میں ان کی بکھر کر رہے ہیں
قدمِ مصطفیٰ کے جہاں پر رہے ہیں
مسلمان جو ذکرِ نبی کر رہے ہیں
سدا جن کے کاندھوں پہ لنگر رہے ہیں
نہ جانے وہ کیسے بسر کر رہے ہیں
مری پلکوں پر دل کے گوہر رہے ہیں
کئی مرتبہ ”کیٹی بندر“ رہے ہیں
یہ **بہائم** کے دل کے اندر رہے ہیں

بہت خوبصورت سفر کر رہے ہیں
بنے جو بھی راہِ خُدا کا مسافر
جنہوں نے کیا وقت قربان اپنا
وہی لوگ تو پیارے اللہ کے ہیں
وہ آنکھیں جو ہمراہ تھیں قافلے کے
وہ لمحات جو قافلے میں گُزارے
بتاؤں تمہیں برکتیں قافلے کی
نہ سمجھو اسے راہ معمولی بھائی
کبھی قافلہ قدرِ محبوبِ ربی
بڑا معتبر دین کا راستہ ہے
خُدا کا کرم ہے نبی کی عطا ہے
ہے خلدِ بریں ان پہ قربان جو بھی
نکالو شہا صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کے وسیلے
وہ سب پاکیں گے ان کے دامن کا سایہ
وہی حشر میں خوب سُرے رہیں گے
مُحمّد مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جنہوں نے
وہی اشکِ ہیرے وہی اشکِ موتی
رہے ہیں وہیں پر جہیں سا ملائک
اُنہی پر عنایت کی چادر تنی ہے
گئے تھے وہاں، تھے جہاں کشتی والے
جنہیں صاف پانی میسر نہیں ہے
مسلمانوں کی دیکھ کر خستہ حالی
سنو تین دن کربلا دیکھنے کو
سفر میں حضر میں بھی عطار مرشد

دعائے قبولیت

اولیاء اللہ سے دل کی لگی مقبول ہو
 غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلے ہر گھڑی مقبول ہو
 آنسوؤں کی بہنے والی ہر جھڑی مقبول ہو
 ہر تلاوت کی خُدا یا چاشنی مقبول ہو
 ان کا اک اک تار اور اک اک کلی مقبول ہو
 اور ان کے عشق میں دیوانگی مقبول ہو
 دین کی خاطر ہماری زندگی مقبول ہو
 پھر کہے سر کو جھکا کر حاضری مقبول ہو

یا الہی قافلے کی حاضری مقبول ہو
 جو گزاری ہیں الہی اولیاء کی یاد میں
 عاشقوں نے جو لٹائے آنکھ کے موتی وہاں
 نعت خوانی، فاتحہ ذکر و دُرود اور منقبت
 جن مزاروں پر چڑھائیں چادریں اور جتنے پھول
 کاشل جائے ہمیں محویتِ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یا الہی سیدی احمد رضا کے واسطے
 یا نبی ہولیم رَحْمَتِ رَبِّیْ جَبْ جَبْ دربار میں

دین کی خاطر

تمہیں حالات نے مُسلم پکارا دین کی خاطر صحابہ سر ہتھیلی پر لئے حاضر ہوئے یکسر خدا کی راہ پر آؤ، نبی کی چاہ کو پاؤ اگر اک بار ”مدنی قافلے“ میں بار ۱ پایا ہے ہوئی انوار کی بارش، کرے پوری خدا خواہش نہ پھر مرعوب ہوں گے ہم، نہ پھر مغلوب ہوں گے ہم کرو اے بھائیو ہمت، مٹاؤ باہمی نفرت یہاں کچھ کام کر جاؤ، جہاں میں نام کر جاؤ کرو گے دین کی خدمت، ملے گی نعمتِ جنت کوئی ثروت کا طالب ہے کسی پر جاؤ غالب ہے صحابہ کا تھا یہ جذبہ، سنو! گھر بار سب اپنا سنو تو ”بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً“ ۱ حدیثوں میں الہی اس کو سوزِ عشق ایسا مرحمت فرما

لُفادو جان و مال اپنا خدا را دین کی خاطر مرے بیٹھے نبی نے جب پکارا دین کی خاطر وہ ہے خوش بخت جس نے دن گزارا دین کی خاطر مری مانو، کرو ہمت دوبارہ، دین کی خاطر جو بھائی قافلے میں اب سدھارا دین کی خاطر بچھونا اوڑھنا ہو گر ہمارا دین کی خاطر سبھی اک دوسرے کو دو سہارا دین کی خاطر فقط جینے کا مقصد ہو تمہارا دین کی خاطر مصائب کو یہاں کرلو گوارا دین کی خاطر مگر عشاق نے دامن پیارا دین کی خاطر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پہ وارا دین کی خاطر یہ فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کتنا پیارا دین کی خاطر دلِ بھلیہ بن جائے شرار دین کی خاطر

۱ موقع ۲ حدیثِ پاک ترجمہ و مفہوم: ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔“

دعوتِ اسلامی

رحمتِ رحمن پالے دعوتِ اسلامی میں
زندگی اپنی بنالے دعوتِ اسلامی میں
ہر طرف دیکھو تو بس ہریالی ہی ہریالی ہے
لگتے ہیں اسلامی بھائی سارے ہی مثلِ گلاب
سے مرے اسلامی بھائی رحمتیں گر چاہئیں
قادری اور سہروردی، نقشبندی، چشتی بھی
ٹوری آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہر نورانی سنت تمام کر
چاہتا ہے گر خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہیں
اُس کے سر پر مُرشدی عطار کا سایہ رہے
باغِ جنت حشت تک مہکے گا تیری گور میں
دل اگر تیرا عبادت میں نہیں لگتا کبھی
بے گنہ رہنے کا جذبہ تجھ کو آئے گا نصیب
گر نہیں جاتی ہے تجھ سے عادتِ عصیاں و جرم
رب کی رحمت تو برستی ہے یہاں پر رات دن
حُبِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ڈھونڈتا پھرتا ہے اے بھائی اگر
عشق ہے پیارے نبی سے سنتوں سے پیار ہے
اللہ والوں کو مبارک نسبتوں کے فیض سے
راہِ سنت پر ہو جس کو استقامت کی طلب
نفس و شیطان کے ہر اک حملے سے ہم بچ کر رہیں
عجز والے، انکساری والے گر ہوں ڈھونڈنا
دل اُجل جاتے ہیں اس میں ایک بار آکر تو دیکھ!
نیکیوں سے ہو محبت اور عبادت میں مٹھاس
اُسوۂ احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے رات دن کر لے بسر
دیکھ! حنفی، مالکی بھی شافعی اور حنبلی
اُسوۂ مُرشد سے جو بھی روک سکتے ہوں تجھے
ٹور کا منکر نہ بن دامن اندھیروں سے بچا
سنتوں کو یاد رکھ، دامن بچا اغیار سے
خُشر میں ہو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں
آثرِ خود ہی سُور جائے گی آجا اس طرف
چاہتا ہے گر تُو بچنا ہر گھڑی شیطان سے
دین کے کاموں میں سُستی ہے بہت گھاٹے کا کام
عرض ہے بھلیم کی پیارے خدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اُجالے دعوتِ اسلامی میں
ہاں مقدر آزمالے دعوتِ اسلامی میں
ریشِ عمامہ، زلفوں والے دعوتِ اسلامی میں
رب نے ہیں چُن چُن کے ڈالے دعوتِ اسلامی میں
قافلوں سے لُو لگالے دعوتِ اسلامی میں
رب تعالیٰ نے یہ ڈالے دعوتِ اسلامی میں
قلبِ نورانی بنالے دعوتِ اسلامی میں
تو قدم اپنے جمالے دعوتِ اسلامی میں
جو بھی خود کو بیچ ڈالے دعوتِ اسلامی میں
قسمت اپنی تُو جگالے دعوتِ اسلامی میں
ایسا دل آکر جگالے دعوتِ اسلامی میں
اجتماعِ پاک پالے دعوتِ اسلامی میں
دل کی کالک کو مثالے دعوتِ اسلامی میں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تُو پالے دعوتِ اسلامی میں
اس کی کو تُو اب لگالے دعوتِ اسلامی میں
پڑ گئے فیشن کو تالے دعوتِ اسلامی میں
آتے ہیں اللہ والے دعوتِ اسلامی میں
درسِ سنت کا وہ پالے دعوتِ اسلامی میں
یا خدا ایسا مٹھپالے دعوتِ اسلامی میں
ہیں وہ سارے بھولے بھالے دعوتِ اسلامی میں
دل نہ رہنے پائیں کالے دعوتِ اسلامی میں
دیکھ! یہ دولت بھی پالے دعوتِ اسلامی میں
نیکیاں اپنی بڑھالے دعوتِ اسلامی میں
چاند کے ہیں سارے ہالے دعوتِ اسلامی میں
جان ایسوں سے مٹھرالے دعوتِ اسلامی میں
سوچ طیبہ کی بنالے دعوتِ اسلامی میں
جان دوزخ سے بچالے دعوتِ اسلامی میں
نیکیاں خود پر سجالے دعوتِ اسلامی میں
اپنا دل بطحا بنالے دعوتِ اسلامی میں
تاجِ عمامے کا سجالے دعوتِ اسلامی میں
سُن لے آسُتانے والے! دعوتِ اسلامی میں
ساتھ ایماں کے اٹھالے دعوتِ اسلامی میں

عید کے دن اپنے مرحوم والدین کو مت بھولئے

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا

ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار آنوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی

قبر میں بھی ایک ہزار آنوار داخل فرمائے گا۔ (یہ دونوں عیدین میں کیا جاسکتا ہے) (مکاشفۃ القلوب صفحہ 308)